از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف پنجاب

بنام

جسٹس ایس ایس دیوان (سبکدوش چیف جسٹس) و دیگراں۔

تاریخ فیصلہ: 25 اپریل، 1997

[کے راما سوامی، جی ٹی ناناوتی اور کے وینکٹا سوامی، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس قواعد 1963، قاعدہ 16 (جیسا کہ ترمیم شدہ ہے)-پنجاب عدالت عالیہ سے سبکدوش ہونے والے جج-پنشن کا تعین-مستفید کنندگان سے متعلق توضیع کا تعارف—کا اطلاق-قرار پایا کہ، جو پہلے ہی سبکدوش افراد کے لیے دستیاب نہیں ہے کیونکہ عدالتی خدمات کو زائد پر کشش بنانا ایک سبکدوشی فائدہ ہے تاکہ جو لوگ پہلے ہی ملازمت میں ہیں وہ اسے نہ چھوڑیں اور نئے آنے والوں کو اس میں شامل ہونے کا لالچ ہو۔

سبکدوشی کے فوائد-مستفید کنندگان سے متعلق توضیع کا تعارف-تعین کے لیے معیار-قرار پایا کہ، قانون کا ارادہ دیکھا جانا چاہیے-اگر یہ کسی موجودہ اسکیم کو آزاد کرنا ہے، تو تمام پنشن یافتگان کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے اور اگر یہ نئے سبکدوشی فوائد کا تعارف ہے، تو اس کے فوائد ان لوگوں کو دستیاب نہیں ہوں گے جو اس کے تعارف سے پہلے ہی ریٹائر ہو چکے تھے۔

عدالت عالیہ کے مدعا علیہ چیف جسٹس، 5.10.1989 سے سبکدوش ہوئے۔ انہوں نے پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس قواعد، 1963 کے ساتھ پڑھے جانے والے عدالت عالیہ ججز (کنڈیشنز آف سروس) ایکٹ، 1954 کے شیڈول I کے حصہ III کے مطابق پنشن کے فوائد حاصل کرنے کا انتخاب کیا۔ اس کے مطابق ان کی پنشن کا تعین پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس کے رکن اور عدالت عالیہ کے جج کی حیثیت سے ان کی طرف سے دی گئی درکار خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا۔ تاہم، پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس قواعد، 1963 کے قاعدہ 16 پر ترمیم کی گئی اور اس میں ایک فقرہ بھی

شامل کی گئی، جس کے تحت 10 سال تک کی پریکٹس کی مدت کو درکار خدمات کا حصہ سمجھا جانا تھا۔ درکار خدمات کی مدت میں یہ توسیع پنشن کی مقدار میں اضافے کا باعث بنے گی۔

مدعاعلیہ نے مؤقف اختیار کیا کہ چونکہ وہ پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس میں براہِ راست تقرریافتہ تھے، اس لیے وہ وکیل کی حیثیت سے عملی مشق کے اصل دورانیے کو، جو زیادہ سے زیادہ 10 سال تک ہو سکتا ہے، اپنی اہلیتی ملازمت میں شامل کروانے کے حق دار ہیں؛ لہٰذا ان کی پنشن اور دیگر ریٹائرمنٹ فوائد کو دوبارہ مقرر کیا جانا چاہیے۔ لیکن ریاستی حکومت نے فیصلہ کیا کہ 22.2.1990 کے نوٹیفکیشن کا صرف ممکنہ اثر ہے اور اس لیے آر 16 کی ترمیم کا فائدہ مدعاعلیہ کو نہیں دیا جا سکتا۔

مدعاعلیہ نے ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ یونین آف انڈیا اور ریاستی حکومت کو مذکورہ توضیع کے مطابق اس کی پنشن کا نئے سرے سے حساب لگانے کی ہدایت کی جائے۔ ڈی ایس نکارا و دیگران بنام یونین آف انڈیا، [1983] 1 ایس سی سی 305 پر انحصار کرنے والے سنگل جج نے فیصلہ دیا کہ سبکدوشی کی تاریخ سے قطع نظر تمام سبکدوش جج ایک طبقے پر مشتمل ہیں اور ترمیم شدہ اصول کے تحت دستیاب فائدہ ان ججوں تک محدود نہیں کیا جا سکتا جو ترمیم کے بعد سبکدوش اور اس طرح درخواست کی اجازت دی گئی۔ ریاست نے لیٹرز پیٹنٹ اپیل دائر کی، جسے ڈویژن بنچ نے اس وضاحت کے ساتھ مسترد کر دیا کہ استدعا صرف پنشن تک محدود ہے نہ کہ سبکدوشی کے دیگر فوائد تک۔ لہٰذا یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. اگر یہ ترمیم موجودہ پنشن اسکیم میں اوپر کی طرف نظر ثانی کے ذریعے کی گئی ہے، تو ڈی ایس نکارا کیس کا تناسب لاگو ہو گا۔ اگر اسے کسی نئی اسکیم کا نیا سبکدوشی فائدہ سمجھا جاتا ہے تو اسے ان لوگوں تک نہیں بڑھایا جا سکتا جو پہلے سبکدوش تھے۔

1.2. نظریاتی طور پر، پنشن ماضی کی خدمت کے لیے ایک انعام ہے۔ خدمت کی مدت اہلیت اور پنشن کی مقدار کا تعین کرتی ہے۔ آخری اوسط تنخواہوں کے تعین کے لیے اپنائے گئے فارمولے کا پنشن کی مقدار پر اثر پڑتا ہے۔ ڈی۔ ایس۔ نکارا کیس میں اوسط مشاہرے کے تعین کے لیے فارمولا میں تبدیلی زیرِ بحث تھی، اور اس تبدیلی کو مروجہ پنشن اسکیم میں اضافے کے ساتھ نرمی کے طور پر تصور کیا گیا۔ اسی استدلال کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ دوسرے تعیناتی عنصر، یعنی درکار خدمات کے حوالے سے کی گئی کسی بھی ترمیم کو پنشن کی مقدار کے لحاظ سے زائد فائدہ مند بنانے کے لیے اسے

موجودہ پنشن اسکیم کی آزادکاری یا اوپر کی نظر ثانی بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر، تاہم، تبدیلی خدمت کی مدت تک محدود نہیں ہے بلکہ خدمت میں شامل ہونے سے پہلے کی مدت تک توسیع یا اس سے متعلق ہے، تو یہ ایک مختلف کردار اختیار کرے گی۔ پھر یہ موجودہ اسکیم کو آزاد کرنا نہیں ہے بلکہ ایک نئے سبکدوشی فائدے کا تعارف ہے۔ یہاں قاعدہ 16 میں ترمیم کر کے کیا کیا گیا ہے، اس کا مقصد ان لوگوں کے لیے سروس کو زائد پرکشش بنانا معلوم ہوتا ہے جو پہلے سے ہی سروس میں ہیں تاکہ وہ اسے نہ چھوڑیں اور نئے آنے والوں کے لیے تاکہ وہ اسے جوڑنے کے لیے آمادہ ہو سکیں۔ اگرچہ قاعدہ 16 خاص طور پر یہ نہیں کہتا ہے کہ ترمیم شدہ قاعدہ صرف ان لوگوں پر لاگو ہوگا جو 22.1.1990 کے بعد سبکدوش، اس کے پیچھے واضح طور پر نیا فائدہ صرف ان لوگوں کو بڑھانا ظاہر ہوتا ہے جو اس تاریخ کے بعد سبکدوش۔ لہذا، ڈی ایس نکارا کیس کے اصول کا اس قسم کے کیس پر کوئی اطلاق نہیں ہوگا۔ لہذا ترمیم کا فائدہ صرف ان براہ راست بھرتیوں کے لیے دستیاب ہوگا جو اس کے نافذ ہونے کے بعد سبکدوش ہیں۔

یونین آف انڈیا بنام پی این مینن، [1994] 4 ایس سی سی 68، پر انحصار کیا۔

ڈی ایس نکارا و دیگران بنام یونین آف انڈیا، [1983] 1 ایس سی سی 305، کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 506، سال 1992۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ایل پی اے نمبر 1295، سال 1991 کے فیصلے اور حکم سے

منوج سواپ، (این/پی) اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے کے سی دعا۔

عدالت کا فیصلہ ناناوتی جسٹس نے سنایا،

مدعا علیہ جو 31.12.89 پر پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے طور پر سبکدوش ہوا تھا، اسے 27.1.59 پر وکیل کے طور پر درج کیا گیا تھا، 20.11.68 پر ڈسٹرکٹ اور سیشن جج کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور پھر بالترتیب 14.12.77 اور 4.10.89 پر پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے جج اور چیف جسٹس کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ اپنی سبکدوشی پر انہوں نے عدالت عالیہ ججز (کنڈیشنز آف سروس) ایکٹ، 1954 کے پہلے شیڈول کے حصہ III کے تحت اپنی پنشن کی

گنتی کے لیے انتخاب کیا۔ حصہ III میں موجود توضیعات کے مطابق جج کی پنشن کا تعین اس کی خدمت کے قواعد کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ان پر جو قواعد لاگو ہوتے ہیں وہ پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس قواعد، 1963 ہیں۔ اس لیے ان کی پنشن مذکورہ قوانین کے مطابق مقرر کی گئی تھی۔ 20.2.90 پر، مذکورہ قواعد کے قاعدہ 16 میں حکومت پنجاب کی طرف سے ترمیم کی گئی تھی اور یہ فراہم کیا گیا تھا کہ پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس میں براہ راست بھرتی کی صورت میں بار میں پریکٹس کی اصل مدت 10 سال سے زیادہ نہیں ہوگی جو اس کی خدمت میں شامل کی جائے گی جو سبکدوشی پنشن اور دیگر سبکدوشی فوائد کے لیے اہل ہے۔ اس ترمیم کے پیش نظر مدعا علیہ نے دعوی کیا کہ پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس میں براہ راست بھرتی ہونے کی وجہ سے وہ بار میں مشق کی اصل مدت کو اپنی درکار خدمات میں 10 سال سے زیادہ نہ شامل کرنے کا حقدار ہے اور اس لیے اس کی پنشن اور سبکدوشی کے دیگر فوائد کو دوبارہ طے کرنا ہوگا۔ عدالت عالیہ نے اپنے بدلے میں اکاؤنٹنٹ جنرل کو ترمیم کا فائدہ دینے کے بعد ان کی پنشن اور سبکدوشی کے دیگر فوائد کو دوبارہ طے کرنے کے لیے 5.6.90 پر لکھا۔ ایسا لگتا ہے کہ اکاؤنٹنٹ جنرل اس دعوے سے متفق نہیں تھا اور اس لیے اس نے اصول کی درست تشریح کے لیے معاملہ ریاستی حکومت کو بھیج دیا۔ 25.2.91 پر ریاستی حکومت نے فیصلہ کیا کہ 22.2.90 کے نوٹیفکیشن کا صرف ممکنہ اثر ہے اور اس لیے ترمیم شدہ قاعدہ 16 کا فائدہ مدعا علیہ کو نہیں دیا جا سکتا۔ اس لیے انہوں نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ یونین آف انڈیا اور ریاستی حکومت کو ہدایت دی جائے کہ وہ انہیں ترمیم شدہ قاعدہ 16 کا فائدہ دیں اور مذکورہ شق کے مطابق ان کی پنشن کا نئے سرے سے حساب لگائیں۔ یونین آف انڈیا کا موقف یہ تھا کہ اس کا اصل تعلق عرضی کے موضوع سے نہیں ہے اور یہ کہ اس کا تعلق ریاست پنجاب سے ہے۔ ریاست نے دعوی کیا کہ ترمیم شدہ قاعدہ صرف ان لوگوں پر لاگو ہوتا ہے جو 22.2.90 کے بعد سبکدوش ہوتے ہیں۔

ڈی ایس نکارا و دیگران بنام یونین آف انڈیا، [1983] 1 ایس سی سی 305 میں اس عدالت کے فیصلے کے بعد فیصلہ سنانے والے واحد جج نے فیصلہ دیا کہ سبکدوشی کی تاریخ سے قطع نظر تمام سبکدوش جج ایک طبقے پر مشتمل ہیں اور ترمیم شدہ اصول کے تحت دستیاب فوائد ان ججوں تک محدود نہیں ہو سکتے جو ترمیم کے بعد سبکدوش تھے۔ لہذا، انہوں نے ریاست پنجاب کی کارروائی کو غیر قانونی پایا، درخواست کی اجازت دی اور ریاست پنجاب کو ہدایت کی کہ وہ مدعا علیہ کی پنشن کو ترمیم شدہ اصول کے مطابق 22.2.90 سے نافذ کریں اور بقایا جات کو 18 فیصد سالانہ کی شرح سے سود

کے ساتھ ادا کریں۔ ریاست پنجاب نے لیٹرز پیٹنٹ کی اپیل دائر کی۔ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے اسے اس وضاحت کے ساتھ مسترد کر دیا کہ استدعا صرف پنشن تک محدود ہونے کی وجہ سے اور سبکدوشی کے دیگر فوائد تک محدود نہ ہونے کی وجہ سے، فاضل سنگل جج کے ذریعے منظور کردہ حکم کو صرف پنشن دینے تک محدود سمجھا جانا چاہیے۔ اس لیے ریاست نے یہ اپیل دائر کی ہے۔

اس اپیل میں واحد تنازعہ یہ ہے کہ آیا عدالت عالیہ ترمیم شدہ قاعدہ 16 کے مطابق مدعا علیہ کی پنشن کو دوبارہ طے کرنے کی ہدایت دینے میں درست تھی۔ مدعا علیہ، عدالت عالیہ کے جج کی حیثیت سبکدوش ہونے کے بعد اور ایکٹ کے پہلے شیڈول کے حصہ III کے تحت قابل ادائیگی پنشن حاصل کرنے کے لیے منتخب ہونے کے بعد اس کا حق اس شیڈول کے پیراگراف 2 میں فراہم کیا گیا تھا، جو درج ذیل ہے:

"2. ایسے جج کو قابل ادائیگی پنشن یہ ہوگی کہ۔

(a) وہ پنشن جس کا وہ اپنی خدمت کے عام اصولوں کے تحت حقدار ہے اگر اسے جج مقرر نہیں کیا گیا ہوتا، تو اس پنشن کا حساب لگانے کے مقصد سے جج کے طور پر اس کی خدمت کو اس میں خدمت سمجھا جاتا ہے۔ اور

(b)..............................

یہ متنازعہ نہیں ہے کہ وہ پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس کے رکن ہونے کے ناطے پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس قواعد، 1963 ان پر لاگو ہوتے تھے۔ ان کی سبکدوشی کے وقت مذکورہ قواعد کا قاعدہ 16 درج ذیل فراہم کیا گیا تھا:

"16. موت اور سبکدوشی کے فوائد: موت اور سبکدوشی کے فوائد کے سلسلے میں سروس کے ممبران کو آل انڈیا سروس (موت اور سبکدوشی کے فوائد) قواعد، 1958 کے تحت چلایا جائے گا، جیسا کہ وقتاً فوقتاً ترمیم کی جاتی ہے۔

کل انڈیا سروسز قواعد کا قاعدہ 8، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ فراہم کرتا ہے کہ ان قواعد کے مقاصد کے لیے ملازمت کے کسی رکن کی درکار خدمات سروس میں اس کی اصل تعیناتی کی تاریخ سے شروع ہوتی ہے۔ یہ بھی تنازعہ میں نہیں ہے کہ مدعا علیہ کی پنشن کا حساب لگایا گیا اور اسی کے مطابق

ادائیگی کی گئی۔22 فروری 1990 کو قاعدہ 16 میں ترمیم کی گئی اور اس کے بعد سے اس کا حوالہ ذیل میں دیا گیا ہے:

"16. موت اور سبکدوشی کے فوائد: موت اور سبکدوشی کے فوائد کے سلسلے میں سروس کے ممبران کو پنجاب دیوانی سروسز قواعد، جلد II کے تحت چلایا جائے گا جیسا کہ وقتاً فوقتاً ترمیم کی جاتی ہے۔

بشرطیکہ اس خدمت میں براہ راست بھرتی کی صورت میں، بار میں مشق کی اصل مدت جو دس سال سے زیادہ نہ ہو، اس کی ملازمت میں شامل کی جائے گی جو سبکدوشی پنشن اور سبکدوشی کے دیگر فوائد کے لیے اہل ہے۔

ترمیم کے ذریعے لائی گئی تبدیلی یہ ہے کہ جب کہ پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس کے ممبران موت اور سبکدوشی کے فوائد کے سلسلے میں پہلے آل بھارت سروس (موت اور سبکدوشی کے فوائد) کے قواعد کے تحت چلتے تھے، اب وہ پنجاب دیوانی سروس کے قواعد کے تحت چلتے ہیں، مزید برآں، اب پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس میں براہ راست بھرتی کے معاملے میں بار میں مشق کی اصل مدت کو درکار ملازمت کا تعین کرنے کے مقصد سے اس کی ملازمت میں 10 سال سے زیادہ نہیں شامل کرنا پڑتا ہے۔ پہلے، یعنی 22.2.1990 سے پہلے، پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس کے رکن کی درکار خدمات پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس کے رکن کے طور پر اور عدالت عالیہ کے جج کے طور پر بھی ان کی خدمات کی لمبائی تھی، اگر انہیں سبکدوشی سے پہلے اس عہدے پر ترقی دی گئی تھی۔ یہاں تک کہ اس سروس میں براہ راست بھرتی کی صورت میں بھی بار میں اس کا مقام غیر متعلقہ تھا لیکن اب درکار خدمات کا تعین کرنے کے لیے اس مدت کو شامل کرنا ہوگا۔ ظاہر ہے، درکار خدمات کی مدت کے لیے یہ توسیع پنشن کی مقدار میں اضافے کا باعث بنے گی۔ عدالت عالیہ نے اس پر غور کیا ہے اور جیسا کہ مدعا علیہ نے دلیل دی ہے، پنشن اسکیم کو آزاد کرنا۔ اس وجہ سے، اس نے مزید کہا کہ پنشن کو آزاد کرنے کے اصول کا فائدہ ان افراد تک محدود نہیں رکھا جاسکتا جو بعد میں اس طرح کی آزادی کی تاریخ کے بعد ریٹائر ہو جاتے ہیں بصورت دیگر یہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرنے والے شیطانی امتیازی سلوک کے مترادف ہوگا۔ عدالت عالیہ نے یہ بھی فیصلہ دیا ہے کہ قاعدے کی زبان میں ایسا کچھ نہیں ہے جو یہ بتائے کہ اس کی طرف سے دیا جانے والا فائدہ 22 فروری 1990 کے بعد سبکدوش ہونے والے افراد تک محدود ہے۔

لہذا، ہمیں جس چیز پر غور کرنا ہے وہ یہ ہے: ترمیم کے ذریعے کی گئی تبدیلی کی نوعیت کیا ہے؟ کیا یہ موجودہ پنشن اسکیم کے اوپر کی طرف نظر ثانی کے ذریعے ہے؟ پھر ظاہر ہے کہ ڈی ایس نکارا کے معاملے میں فیصلے کا تناسب لاگو ہوگا۔ اگر اسے نیا سبکدوشی فائدہ یا نئی اسکیم سمجھا جاتا ہے تو اس کا فائدہ ان لوگوں کو نہیں دیا جا سکتا جو پہلے سبکدوش تھے۔

نظریاتی طور پر، پنشن ماضی کی خدمت کے لیے ایک انعام ہے۔ اس کا تعین سروس کی لمبائی اور آخری تنخواہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ خدمت کی مدت اہلیت اور پنشن کی مقدار کا تعین کرتی ہے۔ آخری اوسط تنخواہوں کے تعین کے لیے اپنائے گئے فارمولے کا پنشن کی مقدار پر اثر پڑتا ہے۔ ڈی ایس نکارا کے معاملے (اوپر) میں پنشن کی پیمائش کے طور پر 36 ماہ کی ملازمت کو 10 ماہ کی ملازمت تک کم کر کے اوسط معاوضے کے تعین کے فارمولے میں تبدیلی، جو زیادہ اوسط دینے کے مقصد سے کی گئی تھی، کو موجودہ پنشن اسکیم کی آزاد کاری یا اوپر کی نظر ثانی سمجھا جاتا تھا۔ اسی استدلال کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ پنشن کی مقدار کے لحاظ سے اسے زائد فائدہ مند بنانے کے لیے کی گئی درکار خدمات جیسے دیگر فیصلہ کن عوامل کے حوالے سے کسی بھی ترمیم کو موجودہ پنشن اسکیم کی آزاد کاری یا اوپر کی نظر ثانی بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر، تاہم، تبدیلی خدمت کی مدت تک محدود نہیں ہے بلکہ ملازمت میں شامل ہونے سے پہلے کی مدت تک توسیع یا اس سے متعلق ہے تو یہ ایک مختلف کردار اختیار کرے گی۔ پھر یہ موجودہ اسکیم کو آزاد کرنا نہیں ہے بلکہ ایک نئے سبکدوشی فائدے کا تعارف ہے۔ قاعدہ 16 میں ترمیم کر کے جو کیا گیا ہے وہ بار میں مشق کی مدت کو بنانا ہے، جو بصورت دیگر درکار خدمات کے تعین کے لیے غیر متعلقہ تھا، اس مقصد کے لیے بھی متعلقہ ہے۔ یہ ایک نیا تصور اور دوبارہ مقدمے کی سماعت کا ایک نیا فائدہ ہے۔ ترمیم کا مقصد آزاد کاری کے لیے جانا نہیں لگتا۔ ایسا لگتا ہے کہ جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اسے ان لوگوں کے لیے زائد پرکشش بنایا جائے جو پہلے سے ہی ملازمت میں ہیں تاکہ وہ اسے نہ چھوڑیں اور نئے آنے والوں کے لیے تاکہ وہ اس میں شامل ہونے کے لیے آمادہ ہو سکیں۔ اگرچہ قاعدہ 16 خاص طور پر یہ نہیں کہتا ہے کہ ترمیم شدہ قاعدہ صرف ان لوگوں پر لاگو ہوگا جو 22.2.90 کے بعد سبکدوش، اس کے پیچھے واضح طور پر ان لوگوں کو نیا فائدہ بڑھانا ظاہر ہوتا ہے جو اس تاریخ کے بعد سبکدوش۔ ان وجوہات کی بناء پر ڈی ایس نکارا کے معاملے (اوپر) میں یہ اصول مقرر کیا گیا ہے کہ اگر پنشن یافتگان اپنی پنشن کی کلاس گنتی کرتے ہیں تو مختلف فارمولوں کے ذریعے غیر مساوی سلوک نہیں کیا جا سکتا، صرف اس بنیاد پر کہ کچھ پہلے سبکدوش اور کچھ بعد میں سبکدوش، اس قسم کے معاملے پر کوئی اطلاق نہیں

ہو گا۔ لہذا، دونوں بنیادوں پر عدالت عالیہ نے ڈی ایس نکارا کے کیس (اوپر) میں فیصلے کے تناسب کو اس کیس پر لاگو کرنے میں غلطی کی۔ جیسا کہ ریاست کی جانب سے صحیح طور پر دعوی کیا گیا ہے، ترمیم کا فائدہ صرف ان براہ راست بھرتیوں کے لیے دستیاب ہو گا جو اس کے نافذ ہونے کے بعد سبکدوش جاتے ہیں۔

یونین آف انڈیا بنام پی این مینن، [1994] 4 ایس سی سی 68 میں اس عدالت کے درج ذیل مشاہدات بھی کسی حد تک اس نظریے کی تائید کرتے ہیں جو ہم لے رہے ہیں:

"جب بھی حکومت یا کوئی اتھارٹی جسے آئین کے آرٹیکل 12 کے معنی میں ریاست قرار دیا جا سکتا ہے، ان افراد کے لیے ایک اسکیم تیار کرتی ہے جنہوں نے بہت سی رکاوٹوں کی وجہ سے ملازمت سے سبکدوشی لے لی ہے، تو سپر اینیوشن کی تاریخوں سے قطع نظر، ایک ہی فوائد کو سب تک بڑھانا ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا ہے۔ اس طرح سبکدوشی کے بعد کے فوائد کے حوالے سے کوئی بھی نظر ثانی شدہ اسکیم، اگر آخری تاریخ کے ساتھ نافذ کی جاتی ہے، جسے آئین کے آرٹیکل 14 کی روشنی میں معقول اور عقلی قرار دیا جا سکتا ہے، تو اسے غلط قرار دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اس بات کے مترادف نہیں ہو گا کہ "بے بنیاد یا من مانی طور پر کوئی تاریخ مقرر کرنا"، جیسا کہ اس عدالت نے ڈاکٹر نم بنام یونین آف انڈیا کے مقدمے میں سینئر ٹی کے تعین کے حوالے سے کہا تھا۔ جب بھی کسی اسکیم میں نظر ثانی کی جاتی ہے، تو ایک حتمی تاریخ مقرر کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ فائدہ حکومت کے دستیاب مالی وسائل کی حدود کے اندر ہی دینا ہوتا ہے۔"

لہذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور جواب دہندگان کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کو مسترد کرتے ہیں۔ کیس کے حقائق اور حالات کے پیش نظر اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل منظور کی گئی۔